
مولانا آزاد لائبریری
مسلم یونیورسٹی علی گڑھ
ڈاکٹر رام بابو سکسینہ کلکشن
(عطیہ: مسز آفتاب سکسینہ)

U33168. Date - 23-12-09

Title - IFADA-E-TAREEKH.

Creator - Sayyed Zamin Ali Jalal.

Publisher - Itihaad Dalali (Lucknow).

Date - 1907

Pages - 36

Subjects - Tareekh Goyee

مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

الحمد للہ والمنہ کہ این نسخۂ نایاب بفیض انتساب یعنی رسالہ واقعات تاریخ [illegible]

موسوم باسم تاریخی

افادۂ تاریخ

سنہ ۱۳۰۱ھ

از تصنیفات

[illegible]

بماہ [illegible]

در مطبع [illegible] علی گڑھ

تصنیفات حضرت جلال لکھنوی

سرآمد سخنوران باکمال فخر شعرائے ماضی و حال یعنے جناب حکیم سید ضامن علی
جلال لکھنوی دام ظلہ العالی خدا کے فضل سے ہندوستان
اسوقت ایک ایسے استاد مسلم الثبوت و محقق دوران جنکا کمال
عالم پر مثل آفتاب عالمتاب کے روشن ہے۔
ہمکو ایسے وحید عصر و یکتائے دہر کی (جسکو دنیا کے اہل فن و
جوہر و ذی کمال یکزبان ہوکر دل سے مانتے ہیں) تعریف و توصیف
تحریر کرنے کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی۔ ہاں صرافان دار العیار
سخندانی۔ و جوہریان رستۂ بازار معانی کے گوش زد کرنا اس امر کا
قدر دانان جناب جلال بمدت دراز سے جناب موصوف
کی ہر تصنیف کو وقتاً فوقتاً طلب فرماتے ہیں اور وہ کہیں نہیں ملتی کیونکہ انکی شہرہ
کیونکہ جو رسالہ طبع ہوا ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گیا۔ شوق و ذوق
مشتاقان و دلدادگان جناب موصوف کا پورا ہونے نہ پایا۔ لہذا
ان حضرات کے اصرار سے آپ کے شوق کو پورا کرنے کا یہ ذریعہ
کیا اپنے گھر میں ایک چھاپہ خانہ جاری کیا ہے جسمیں جناب
دام ظلہ العالی کے ہر رسالے کو بہم پہنچا کر اس چھاپہ خانے [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد وآلہ اجمعین و علی
ائمۃ المعصومین الطیبین الطاہرین بعد اسکے عرض کرتا ہے ہیچمدان ہیچ مچ بیان
خوشہ چین خرمن اہل سخن نابلد کوچہ ہر علم و فن کمترین بندگان ایزد متعال
ننگ سخنوران ماضی و حال حکیم سید ضامن علی جلال لکھنوی کہ چونکہ
آجتک کوئی رسالہ قواعد تاریخگوئی و شرح اقسام تاریخ میں اس شرح و
بسط کے ساتھ کہ مورخ یعنی تاریخگو کو قواعد و قوانین تاریخگوئی سے
آگاہی و بینش کے لیے کافی و وافی ہو جاتا نہیں لکھا گیا اور بعضے احباب کو بھی
اس امر میں سعی با علی الخصوص ہیچمدان کے ایک قدردان کرم فرمای بیکران
جناب سید علی عبد القادر شمس القادری المدعو بہ شاہ مرشد علی صاحب
الحسنی البغدادی اصلاً و المیدنی پوری مولداً عاصی تخلص مقیم کلکتہ نے

کہ ادعاے شاگردی ہیچمدان بھی فرماتے تھے کمال اصرار فرمایا جسقدر کہ
اس ہیچمدان کو قواعد مذکورہ سے آگاہی و اطلاع تھی اور جو کچھ اپنے استاد
محقق سے اس باب مین پایہ تحقیق کو پہونچا تھا بقید قلم لایا اور یہ
رسالہ مختصرہ کہ ایک مقدمہ اور تین باب اور ایک خاتمہ پر کہ وہ بھی مشتمل
چند فوائد و نیز ہی قائم کیجاتی ہی اور نام تاریخی اس رسالہ کے آغاز تالیف سے
بلا ورود تاریخ اور ختم تالیف سے افادۃ التاریخ رکھا جاتا ہی وباللہ التوفیق والمستعان

مقدمہ

جاننا چاہیے کہ تاریخ لغت مین کسی چیز کے وقت کے ظاہر کرنے کو کہتے ہین اور
مورخین یعنے تاریخ گویون کی اصطلاح مین کسی امر عظیم اور واقعہ قدیم و مشہور کو یا
کسی بادشاہ کی سلطنت یا کسی فتنہ و فساد و جنگ و کارزار یا شادی و غم
یا بنا ہی عمارت و باغ وغیرہ دیگر سوانح روزگار کی ابتدا کی مدت کے تعین
کرنے کو بولتے ہین اور جب تاریخ لغوی و اصطلاحی دونون کی تعریفین بیان
ہو چکی تو اب تاریخ گویون کو یہ بھی جاننا چاہیے کہ تاریخ کی جو ایک قسم معنوی ہی جسکا
بیان انشاء اللہ تعالیٰ آگے بڑھکر ہوگا ضمن بحث اعداد حروف سے کیجاتی ہی
پس آگاہ ہونا چاہیے کہ تاریخ مین حروف مکتوبی کا اعتبار کیا جاتا ہی حروف
ملفوظی معتبر نہین ہوتے یعنے جو حرف کتابت مین آئے اسکے عدد لیے جاتے
ہین اور جو فقط بولا جاے کتابت مین نہ آئے اسکے عدد نہین لیے جاتے

بخلاف عروضی کے کہ عروضی کے نزدیک تقطیع مین حروف ملفوظی معتبر ہوتے
ہین مکتوبی کا اعتبار نہین کیا جاتا مثلاً کتابت عربی مین جو الف بعد واو جمع کی
لکھا جاتا ہی جیسے واو آمنوا وغیرہ کے بعد یا لفظ انا کے آخر مین بلا بدون حالت
وقف کے آتا ہی یا الف وصل جو اثنای کلمات مین متصل ہکبد یگر آجاتا ہی جیسے
وقتلوہم مین۔ اور واو کہ اسم عمرو بالفتح کے آخر مین لکھتے ہین پس یہ سب الف
اور واو تاریخ مین ضرور لیے جاینگے اور مثلاً فارسی مین بھی الف وصل کا او
واو عطف کا جو دو کلمون کے درمیان مین لکھا جاتا ہی اور بقید نظم اکثر تلفظ
مین نہین آتا جیسے من از تو او دل و جان مین پس تاریخ مین اس الف و واو کا
بوزن مفعولن ۱۲ بوزن فعولن ۱۲
بھی محسوب کرنا ضرور چاہیے۔ اور ہے کہ لفظ کہ و چہ و نہ کے آخر مین لکھی جاتی ہی
اور تلفظ مین نہین آتی اور واو جو لفظ دو و تو و جو وغیرہ کے آخر مین لکھا جاتا ہی
اور تلفظ مین نہین آتا ان حروف کا بھی تاریخ مین محسوب کرنا ضرور چاہیے او
مثلاً کلمات ہندی مین بھی جو ہا و یای مخلوط التلفظ اور واو و نون مخلوط التلفظ
آتے ہین جیسے ابھار۔ اچھار۔ گھبارا ور سیان۔ گیان۔ دھان۔ اور واو بال
او گال۔ اور بانگ۔ سانگ وغیرہ مین یہ بھی تاریخ مین محسوب ہونگے
اور مثلاً عربی مین الف اللہ کا بعد لام کے اور صلوات کا بعد میم کے اور اسحق
کا بعد حا کے اور ہما کا بعد ہا کے اول کے جو ملفوظ ہوتا ہی اور واو لہ کا او
ی ہی کی جو بعد ہا کے ظاہر ہوتی ہی او تنوین کا نون اور حرف مشدد سے جو دوسرا

حرف پیدا ہوتا ہی اُنمین سے کوئی حرف تاریخ مین نہین لیا جاتا اسواسطے
کہ مکتوب نہین ہی تو بس تاریخ وفات نواب آصف الدولہ بہادر مرحوم مین جو
کسی بزرگ نے فرمائی ہی ع ہمنا روح و ریحان و جنات النعیم ۔ اور اُنمین
الف ہمنا کا جو بعد ہای اول کے تلفظ مین آتا ہی اُسکا بھی ایک عدد لیا جائے
یہ ہرگز درست نہ ہوگا اور فارسی مین بھی الف ممدودہ جیسے لفظ آب و آہن
مین پایا جاتا ہی اور تشدید رای لفظ ارّہ و برّان و خرّم ۔ و فرخ وغیرہ سے
جو وہ مکرری رے پیدا ہوتی ہی یہ حرف تاریخ مین نہ محسوب ہونگے اسلیے
کہ کتابت مین نہین آتے ۔ اور ہندی مین بھی الف ممدودہ جیسے لفظ آم
اور آگ مین آتا ہی تاریخ مین نہ محسوب ہوگا اور جب یہ بھی معلوم ہو چکا کہ تاریخ
مین ان حروف کا اعتبار کیا جاتا ہی اور یہ حروف معتبر نہین ہین تو اب
طریقہ تاریخ کہنے کا بیان کیا جاتا ہی کہ کلمہ یا کلام یا فقرہ نثر یا مصرعہ
نظم یا ایک بیت یا چند ابیات کو مورخ بفکر و غور و تامل مادۂ تاریخ کا
قرار دے مگر شرط یہ ہی کہ جس لفظ یا جن الفاظ کو مادۂ تاریخ کا قرار دے وہ با معنی
ہون بے معنی و مہمل نہون اور وہ الفاظ کچھ مناسبت بھی ضرور رکھتے ہون اُس واقعہ
سے جسکی تاریخ مورخ کو کہنا منظور ہی تاکہ سامع بھی سمجھ جاے کہ یہ تاریخ فلان امر کی
ہی کیونکہ اگر الفاظ مادۂ تاریخ کے مہمل و بے معنی ہونگے یا کچھ مناسبت واقعہ سے
نہ رکھتے ہونگے تو اُسپر اطلاق تاریخ کا کسیطرح نہ کیا جا سکیگا جیسا کہ اکثر شعرا اصل الفاظ

مہمل یعنی اور الفاظ غیر مناسب سے کسی واقعہ کی تاریخ پیدا کرتے ہین بہت بیہودہ
ہین اور ناجائز محض ہین کیونکہ سامع کسی طرح مادہ تاریخ سے نہین سمجھ سکتا کہ یہ
فلان واقعہ کی تاریخ ہی چنانچہ ایک بزرگ نے مولف کے دیوان اول کے طبع کی
تاریخ غرق فرمائی تھی مولف نے بوجہ اُسکی مہملیت کے اپنے دیوان مین آنے نہ دیا
کسی بزرگ نے کسی مسجد لکھنؤ کی بنا کی تاریخ لفظ تاریخ مین بھی نکالی تھی اور وہ
یہ ہے ع شنیدم خالق از نور خفیہ وہرچہ پرکہ تاریخ بنا ہے اوست تاریخ ہی یا کسی
نے کسی کی وفات کی تاریخ فی زماننا لفظ اقتضا مین نکالی ہی ع کہدو فقط
مشیت خالق کا اقتضا پس ملاحظہ ہو کہ کجا طبع دیوان کا سال اور کجا لفظ
غرق اور کہان مسجد کے بنا کے سنین اور کہان کلمہ تاریخ اور کہان وقت ارتحال
اور کہان لفظ اقتضا پس ان تینون تاریخون کے الفاظ کو کسی طرح کی مناسبت
اپنے واقعہ سے غور فرمائیے تو ہرگز نہین ہی اور اسطرح کی تاریخونکو تاریخ ہرگز
مولف بحیثیت اپنی راے ناقص مین نہ کہینگے فافہم پس اگر شعر تاریخ محضاً لکھا
مادہ تاریخ کے ہونگے اوسکو تاریخ صوری کہینگے کہ گویا ظاہر اُسکا مشعر تاریخ
ہو اور اگر اعداد جملہ حروف مظہر تاریخ کے ہونگے جس سنہ کے مظہر ہون
خواہ سنہ [illegible] خواہ سنہ عیسوی خواہ سنہ ہجری خواہ سنہ فصلی وغیرہ اور
اُن سب اعداد کو یکجا کرنے سے تاریخ پیدا ہوگی اُس تاریخ کو معنوی کہینگے
کہ گویا باطن اُسکا مظہر تاریخ ہو اور اگر الفاظ اور اعداد حروف دونون مظہر تاریخ

شامل ہونگے اُس تاریخ کو ہم صوری وہم معنوی قرار دیجئے - پس
بحسب استقراے تمام تین قسمین تاریخ مصطلحی کی قرار پاتی ہین -
ایک صوری - دوسری معنوی - تیسری صوری ومعنوی

باب پہلا تاریخ صوری کے بیان مین

یعنی جسمین صرف الفاظ مشعر تاریخ پر ہوتے ہین یعنی ذکر سال وماہ ورود وقوعہ کا
اُسمین ہوتا ہی اور اعداد حروف سے کچھ سروکار نہین ہوتا مثال اسکی جیسے
شیخ سعدی علیہ الرحمہ نے تالیف کتاب گلستان کی تاریخ کہی ہی ع در ان مدت
کہ ما را وقت خوش بود * ز ہجرت ششصد و پنجاہ و شش بود * یا جیسے کسی اور نے
فرمایا ہے یہ تاریخ شاہ تیمور کی ولادت و خروج و وفات کی کہی ہی رباعی
سلطان تیمور کہ مثل او شاہ نبود * در ہفتصد و سی و نہ در آمد بوجود * در ہفتصد و ہفتاد و
یکی کرد خروج * در ہشتصد و ہفت کرد عالم پدرود * منقول از قلزم ہفتم کتاب
ہفت قلزم

باب دوسرا تاریخ معنوی کے بیان مین

جسمین محض اعداد حروف مظہر تاریخ ہوتے ہین اور فقط سال واقعہ اُن اعداد سے پیدا ہوتا ہی
اور الفاظ سے کچھ بحث نہین ہوتی البتہ الفاظ کا با معنی ہونا اور اپنے واقعہ
سے کسیقدر مناسبت رکھنا شرط ہی اور یہ تین قسم ہی سالم الاعداد زائد الاعداد
ناقص الاعداد - سالم الاعداد اُس تاریخ کو کہتے ہین جسکے اعداد پورے
ہوں کم و زیادہ نہوں مثال اسکی جیسے آصف الدولہ بہادر

کی تاریخ کسی نے غضب کی ہے کہ ایک کلمہ میں ہے یا جیسے شیخ ناسخ مرحوم
استاد الاستاد نے مولف کے اپنے دیوان دوم کی ترتیب کی تاریخ کہ بہ پریشانی
آمد و رفت الہ آباد میں فرمائی ہے وقت پریشان یا کسی کے دو فرزندوں کے وفات
کی تاریخ فرمائی ہے داغ جگر و داغ دگر ایک نے ایک سال میں وفات کی تھی
اور دوسرے نے دوسرے سال میں یا مولف نے اپنے ولی نعمت نواب محمد
کلب علیخان صاحب بہادر خسرو قیصر وان دام اقبالہم کے دیوان نخستین کے
طبع کی تاریخ کہی ہے فقر خوب کہ سب تاریخیں دو دو لفظوں میں یعنی کلام میں
پائی جاتی ہیں یا جیسے مولف نے ایک شاعر کے ختم دیوان کی تاریخ کہی ہے
انتخاب معشوق سخن کہ یہ فقرہ شیریں ہے یا جیسے غنی کشمیری نے ابو طالب
کلیم کے وفات کی تاریخ کہی ہے ؎ گفت تاریخ وفات او غنی * طور معنی بود
روشن از کلیم * یا جناب شیخ ناسخ مرحوم نے غازی الدین حیدر بادشاہ لکھنؤ کے
جلوس فرمانے کی اور نواب معتمد الدولہ بہادر کے وزیر ہونے کی تاریخ فرمائی
ہے ؎ تاریخ سعیہ کرد ناسخ تحریر * شد اسکندر و وزیر ارسطا طالس * یا استاد
اول مولف میر علی اوسط رشک مرحوم نے اپنے استاد جناب شیخ ناسخ
مغفور کے انتقال کی تاریخ فرمائی ہے قطعہ مقتدای من و استاد من و قبلہ من
حیف گردید خاک پنہان واویلا * رشک تاریخ پئے لوح مزارش گفتم * قبر ناسخ اعجاز بیان
واویلا * یا استاد دوم مولف کے فرا برق مغفور کتخدائی سپہر اجد علی شاہ بہادر عادل اللہ ملکہ

سلطنت کی تاریخ فرماتے ہین ع کہ خدا داد سلیمان جہان را بلقیس ؁
یا مؤلف نے اپنے ولی نعمی خسرو خسروان اعلیٰ حضرت نواب [۱۲۲۷] محمد
کلب علیخان صاحب بہادر دام اقبالہم کی مسند نشینی اور دیوان
دوم کے طبع کی تاریخ کہی ہی ع جلوہ فرمودہ سر مسند اقبال وحشم
ع گوہر زیب دہ گوش سخن ؁ یا مؤلف نے نواب [۱۲۸۱] ضیاء الدین احمد خان صاحب
بہادر رئیس دہلوی نیّر [۱۲۹۵] تخلص کے وفات کی تاریخ کہی ہی ع دہلی کا بجھا چراغ
ای آہ [۱۳۰۲] ؁ کہ یہ سب تاریخین ایک ایک مصرعہ نظم مین ہین اور یہ قسم تاریخ
کی اکثر فی زماننا ایک مصرع ہی مین کہی جاتی ہی اور بیشتر پورے مصرع
مین ہوتی ہی اور اولیٰ تر یہی ہی کہ پورے مصرع مین اور الفاظ مصرع
کے بے تکلف ہون اور بھرتی کے لفظ کم ہون بلکہ نہون تو بہتر ہی۔
اور یہ قسم یعنی سالم الاعداد اگرچہ اپنی اور دونون قسمون سے بہتر و خوب تر
ہی اور بجای خود بھی ایک صنعت ہی لیکن اساتذہ نے اسمین چند تکلفات
و صنائع دیگر کو بھی دخل دیا ہی چنانچہ ایک اُن مین سے صنعت منقوطہ ہی
یعنی صنعت معجمہ اور وہ یہ ہی کہ حروف منقوطہ مین تاریخ نکالی جاے چنانچہ
مؤلف کے ایک شاگرد دانش تخلص نے مؤلف کے رسالہ سیلاب آمد شعرا کے
طبع کی تاریخ جو بحث تذکیر و تانیث مین ہی اسی صنعت مین کہی ہی ع
دانش شدہ این نسخۂ موصوف چو مطبوع ؁ در قلم تاریخ شدہ فیض جلالی [۱۲۹۹]

دوسری صنعت غیر منقوط ہی یعنی صنعت مہملہ اور وہ یہ ہی کہ حروف غیر منقوط مین
تاریخ پیدا ہو چنانچہ مولف کے ایک شاگرد رفعت تخلص نے مولف کے دیوان اول کے
طبع کی تاریخ اسی صنعت مین کہی ہے ع کلام حضرت استاد باکمال چھپا ❊ تمام ملک
ہو روشن قمر گر اسکو کہہ ❊ دماغ جان ہو معطر وہ ہی گل خوشبو ❊ ہی زیب باغ سخن کا
شجر گر اسکو کہہ ❊ عجب محل مین اسکے سال ہی رفعت ❊ سرور ہر دل الا کہہ
گر اسکو کہہ ❊ تیسری صنعت بینات ہی اور وہ یہ ہی کہ بینات جتنے
حروف ملفوظی مراد ہین یعنے حروف باطنی ہر حرف کے لیکر تاریخ پیدا
کرین اور زبر یعنی حروف مکتوبی کو ترک کر دین چنانچہ با تا ثا
حا خا را زا طا ظا را فا ہا یا مین ا - اور جیم مین - یم اور دال ذال
مین ا ل اور سین شین مین - ین - اور صاد ضاد مین - ا - د - اور
عین غین مین ین اور قاف کاف مین - ا ف - اور لام مین -
ا م اور میم مین یم اور نون مین ون - اور واو مین ا - و - بینات
ہوتے ہین اور بینات کو اسم کہتے ہین اور زبر کو مسمی چنانچہ
ایک شاعر نے مولف کے دیوان اول کے طبع کی تاریخ اسی صنعت مین
کہی ہے ع سال تاریخش محقق زد رقم در بینات ❊ نظم دلکش جت
افزا جان فزا باوقار - چوتھی صنعت یہ ہی کہ زبر اور بینات یعنے مسمی
اور اسم حروف دونون کے اعداد لیکر تاریخ نکالتے ہین جیسے مولف کے

ایک شاگرد یاس تخلص نے مولف کے دیوان اول کے ختم کی تاریخ بیع صنعت
مین کہی ہی سنہ سالش بزبر و بینات ست ٭ دیوان جلال با کمال این
اگر اسمین یہ شرط ضرور ہی کہ جسطرح زبر تمام الفاظ تاریخ مین محسوب ہوتے
ہین اسیطرح بینات بھی تمام لیے جائین یہ جائز نہین کہ بعض بینات
لیے لین اور بعض کو ترک کرین جیسا کہ مرزا سلامت علی دبیر مغفور
مرثیہ گوی مشہور نے میر ببر علی صاحب انیس مرثیہ گوی مرحوم کے
وفات کی تاریخ زبر بینات مین فرمائی ہی اور وہ یہ ہی ع طور سینا
بے کلیم اللہ منبر بے انیس ٭ ۱۲۹۱ اور یہ بھی کیا ہی کہ بعض بینات کو اخذ کیا ہی
اور بعض بینات کو ترک لیس یہ مولف ہمیدان کے نزدیک کسطرح
جائز نہین ہی اساتذہ مین سے کبھی کسی نے ایسا نہین کیا اور ایک صورت
بینات مین تاریخ پیدا کرنے کی یہ بھی ہی کہ کسی لفظ کے زبر کے اعداد سے
کسی لفظ کے بینات کے اعداد کو برابر کرین جیسے کسی نے شاہ عباس کے
اعداد سے کہ بحساب زبر ۳۹۶ ہوتے ہین جملہ اللہ ملکہ کے بینات
کو مساوی کیا ہی یعنے خا کا الف لام کی ام دال کی ال الف کی لف
لام کی ام - لام کی ام ہا کا الف میم کی یم لام کے ام کاف کی اف
ہا کا الف جو لیجیے تو ان سب کے اعداد برابر اعداد زبر شاہ عباس
کے ہوتے ہین - یا جیسے فیضی نے اعداد زبر سے اکبر بادشاہ کے

اعداد بینات آفتاب کے برابر کیے ہین رباعی نوریکہ زدہر عالم آرا
پیدا ست ، از جبہہ شاہنشہ والا پیدا ست ، اکبر کہ ز آفتاب
دارد نسبت ، این نکتہ ز بینات اسما پیدا ست ، یعنے اعداد اکبر
کے کہ بحساب زبر ۲۲۳ ہوتے ہین پس حصوف آفتاب سے دونون
الف بھی لے لیے گئے اور دونون الف ستماے ترک کر دیے گئے
دو الف باقی رہے پس دو الف کے اعداد دوسو بیس ہوے بعد
اسکے بینات فا و تا و با کے کہ تین ہوتے ہین انکے تین عدد لیے گئے
پس مجموع اعداد بینات آفتاب کے ۲۲۳ ہوسے اور وہ برابر
اعداد زبر اکبر کے ہو گئے فافہم۔ پانچوین صورت بتکلف تاریخ نکالنے
کی یہ تعداد حروف ہی اور اسکا طریقہ یہ ہی کہ کوئی لفظ مناسب واقعہ
کے لین اور اُس لفظ کے حروف کے اعداد بترتیب درجات اعداد
لکھین یعنے حرف اول کے عدد مرتبہ احادین اور حرف دوم عدد مرتبہ
عشرات مین اور حرف سوم کے عدد مرتبہ آت مین اور حرف چہارم کے
عدد مرتبہ الوف مین لکھین جیسے کسی نے لفظ طوبا کے عدد بترتیب
درجات لکھکر کسی کے باغ کی تاریخ نکالی ہی کہ بارہ سو انہتر ۱۲۶۹ سنہ ہوتے
ہین وہ یہ حروف طوبا کے عدد اگر بترتیب درجات اعداد نہ لکھے جاتین
تو صرف اٹھارہ عدد ہونگے مصطلح اگر کسی نے لفظ ادوبا کے حروف کے عدد

بترتیب درجات اعداد انکے کسی کے غرق ہو جانے کی تاریخ نکالی ہے
بارہ سو چھیالیس ۱۲۴۶ عدد ہوتے ہیں۔ چھٹی صورت تاریخ کی تکلف بجا لا
کرنے کی یہ ہے کہ کسی لفظ یا شعر سے کوئی حرف لے لیں اور
اُس حرف کے عدد دریافت کر کے اُسی طرح بترتیب درجات اعداد لکھکے
تاریخ پیدا کریں جیسے شیخ ناسخ مغفور کی یہ تاریخ مشہور ہے اُفتاد حکیم
از ہر اسب ۔ تاریخ بطرز نو رقم کن ۔ از جا ے حکیم ہشت بر گیر
سہ مرتبہ نصف نصف کم کن ۔ یعنی لفظ حکیم کی ح سے لیجیے تو اُس سے
آٹھ عدد حاصل ہونگے اور انکو مرتبہ احاد میں لکھ لیجیے پھر نصف اُنکا
کم کر دیجیے تو چار رہ جاینگے انکو مرتبہ عشرات میں لکھ لیجیے پھر اُن
چار کی نصف کیجیے تو دو رہ جاینگے انکو مرتبہ مآت میں ثبت کیجیے پھر
اُن دو کو نصف کیجیے ایک رہ جاے گا اسکو مرتبہ الوف میں لکھیے اسطور پہ
تو بارہ سو اڑتالیس ہوتے ہیں اور یہی سال ہے اُس واقعہ کا جسکی
تاریخ شیخ ناسخ مرحوم نے نکالی ہے اور یہ تکلف عمدہ تکلفات تاریخ
سے ہے اور شیخ عبد الجلیل بلگرامی مرحوم نے بھی فتح ستارہ گڑھ کی
تاریخ جو سنہ یکہزار و یکصد و یازدہ ہجری میں واقع ہوئی تھی کہی ہے
قطعہ تاریخ چو شاہ ابہام زبر خنصر آورد ۔ بود اسم اعظم درشمار
ز انگشتان شد بر دا بہام ۔ برائے چار الف کردم فشارہ ۔ سو لف کا

رای ناقص مین یہ صورت بھی صورت مذکورالصدر مین داخل ہی کیونکہ یہان
بھی وہی صورت رقمی اعداد بترتیب درجات معتبر ہی یعنے اسنے انگلیون
سے استعارہ چہار الف کا کرکے چہار عدد اس طور پر لیے ہین کہ
ایک مرتبہ احاد مین دوسرا مرتبہ عشرات مین تیسرا مرتبہ مآت مین چوتھا
مرتبہ الوف مین قرار دیا جاوے یعنے اس طور پر ۱۱ ۱۱ فقط والسلام ہو جاتے
ہین - ساتوان طریقہ تکلف تاریخ پیدا کرنیکا یہ ہی کہ الفاظ مادہ تاریخ مین
جو حروف متحرک ہون فقط انہین سے تاریخ نکلے چنانچہ مولف کے ایک شاگرد
عجیب تخلص نے مولف کے رسالہ کا راہ شعرا کے طبع کی تاریخ اسی صنعت
مین نکالی ہی قطعہ مرسلہ استاد نے حقیقت مین ۞ یہ رسالہ لکھا
عجیب و غریب ۞ فکر تاریخ اوسکی جو کی ۞ مادہ نکلا عجیب و غریب
متحرک حروف کو جو لیا ۞ ہوئی تاریخ کیا عجیب غریب ۞ آٹھوان صنعت
۱۲۹۳ھ
یہ ہی کہ الفاظ مادہ تاریخ جو حرف ساکن ہون انہین سے تاریخ نکلے نوین
صورت یہ ہی کہ کسی اور کے کلام غیر تاریخی مشہور کو اپنا کلام کرکے اسمین
تاریخ نکالے جیسے شیخ ناسخ مغفور نے شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کے
اس مصرع مین ع ای بسا آرزو کہ خاک شدہ ۞ تاریخ وفات
مرزا غازی الدین حیدر بہادر بادشاہ لکھنؤ کی نکالی ہی کیونکہ سنہ ۱۲۴۳ھ
اسمین پیدا ہوتے ہین الحاصل ایسے تکلفات و صنائع تاریخ مصنوعی مین

بہت سے ممکن الوقوع ہیں کہ انکا حصر ناممکن ہے۔ تخرجہ زائد الاعداد اُسکا
تاریخ سے مراد ہے کہ مادہ تاریخ میں کچھ عدد حساب سے زیادہ ہوں پس
مورخ تاریخ کے پورا کرنے کے لیے اُن اعداد زائد کا تخرجہ معمے کے
طور پر کرے یعنے کوئی لفظ ہم عدد اُن اعداد زائد کا کہ مناسب مقام
ہو تجویز کرے اور مادہ تاریخ میں سے اُس لفظ کے خارج کر دینے کا
اشعار کرے مثال اُسکی جیسے یہ تاریخ مشہور ہے قتل جناب سید الشہدا
علیہ السلام کی کہ سنہ ۶۱ ہجری میں قتل مذکور واقع ہوا تھا اور اُس تاریخ کو
منسوب بمولوی روم علیہ الرحمہ کی طرف کرتے ہیں ع من چہ گویم
کربلا از واقعات + آہ بیرون آمدہ از اسم ذات + کہ لفظ اللہ کہ اسم ذات ہے
پس یہ مادۂ تاریخ ہے اور اسمیں چھ عدد زیادہ ہوتے تھے پس مؤرخ نے
لفظ آہ کو لیکر کہ اُسکے بھی چھ عدد ہوتے تھے اور مناسب مقام بھی تھا
اللہ میں سے خارج کر دیا یعنے الف و ہا کو نکالا لہذا تاریخ پوری ہو گئی۔
یعنی ۶۰ عدد دو لاموں کے باقی رہ گئے اور یہ بھی تاریخ اسی واقعہ کی اور بھی
قسم کی ہے اور اسکو بھی لوگ منسوب بمولوی روم علیہ الرحمہ کیطرف کرتے ہیں
ع سر دین را بریدہ دینی + کہ مادہ تاریخ لفظ دین ہے اور اُسمیں چار
عدد زیادہ ہوتے تھے پس مورخ نے سر دین یعنے حرف د کو جدا
کر دیا تاریخ پوری ہو گئی یعنے ۶۰ عدد ی اور ن کے باقی رہ گئے۔

ایک تاریخ اور اسی واقعہ کی مشہور اور اسی قسم کی ہے لا ادری مصرع
نبی بیدل شدہ در ماتم ⁂ کہ لفظ نبی جب بیدل ہو گیا یعنی ب
نبی میں سے نکلگئی تو تاریخ پوری ہوگئی ایک تاریخ اور اسی واقعہ کی
گوش زد مولف ہی کہ وہ بھی اسی قسم کی ہی کہ بعد تخرجہ اعداد زائد کے
جو کچھ باقی رہتا ہو اسکے زبر اور بینات دونوں میں تاریخ پیدا ہوتی ہی
اور وہ یہ ہی ۵ حسین بریدہ فافہم یا جیسے تاریخ مشہور کسی کی ہی
۵ ز نعمت خانہ بیرون کن تکبر را ⁂ یا یہ تاریخ اسفرنت کسی کی ہی ع
از جوش لطیف آب بردار ⁂ کہ یہ بھی دونوں تاریخیں اسی قسم کی ہیں ⁂
یا جیسے یہ تاریخ وفات شیخ عبد الحی حیاتی تخلص خلف شیخ جمالی دہلوی کی
کہ سید شاہ میرک جو اولاد سید شریف جرجانی سے تھے انکی کہی ہوئی
ہی قطعہ نادر العصر شیخ عبد الحی ⁂ کہ بوصفش ہم از بیان نبود ⁂ وقت
نزعش بمیر سیدم من ⁂ گفتم ای چون تو در جہان نبود ⁂ سال تاریخ
خویش خود فرما ⁂ کہ جز او در دو زبان نبود ⁂ گفت تاریخ من بود ماتم
بندہ وقتیکہ درمیان نبود ⁂ شیخ عبد الحی مادہ تاریخ تھا اسمیں
لفظ عبد کے عدد زیادہ ہوتے تھے پس اسکا فارسی میں مرادف جو
لفظ بندہ تھا اسکو مادہ تاریخ سے نکالا لہذا تاریخ پوری ہوگئی یعنی
۹۰۵۹ باقی رہگئے فافہم یا جیسے شیخ ناسخ مغفور کی یہ تاریخ قطعہ

دزد در خانهٔ تاریخ چو زده نقب امشب ٭ نه زر و سیم شد بدست تجمّل آمد بیرون
بهر تاریخ مسیحی چو بدیدم سر دزد ٭ دزد از خانهٔ مفلس تجمّل آمد بیرون ٭

کہ اسی قسم مین داخل ہو تنبیہ اور یہ طریقہ تخرجہ اعداد کا جو اس تاریخ مین شاہ نصیر مرحوم دہلوی کے پایا جاتا ہو **قطعہ تاریخ** بشب عرس حضرت محبوب ٭ میر باقر علی چو گشت شہید ٭ بے سشش و پنج گفتم این تاریخ ہر کہ او را بکشت بود یزید ٭ منقول از تذکرہ آب حیات مطبوعہ مولفہ مولوی محمد حسین صاحب دہلوی سلمہ آزاد تخلص از حاشیہ صفحہ ۴۲۵ و صفحہ ۴۲۶ مؤلف ہیچدان کے عندیہ مین ناجائز و نادرست ہو کیونکہ بے سشش و پنج گفتن مقولہ مورخ کا ٹھہرا تخرجہ اعداد زائد کا مادہ تاریخ مین سے نہ ٹھہرا شامل اور قطع نظر اسکے مورخین ثقات کی تاریخون مین یہ طریقہ تخرجہ اعداد زائد کا پایا بھی نہین گیا اور بعضون نے اس قسم کی تاریخ کا نام تعمیہ خارجی بھی رکھا ہوا اور یہ جو بعضون نے اس قسم کو باسم تخرجہ محض موسوم کیا ہو یہ تسمیہ غلط ہو ہان تعمیہ یا تخرجہ کہتے تو درست تھا کسواسطے کہ تعمیہ مجازاً بمعنی معما گفتن لغت مین آگیا ہو کذا فی غیاث اللغات پس یہ معما گفتن کو تخرجہ اعداد و تدخلہ اعداد دونون شامل ہین فافہم ناقص الاعداد اُس تاریخ سے عبارت ہو کہ مادہ تاریخ مین کچھ عدد کم ہوتے ہون پس مورخ تاریخ کے پورا کرنے کے لیے ان اعداد

از جملہ معمہ کے طور پر کہ یعنے کوئی لفظ بعدد ان اعداد کا کہ
مناسب مقام ہونے کے مادہ تاریخ مین اس لفظ کے داخل کرنیکا اشارہ
کرے مثال اسکی جیسے مولف کے استاد دوم مرزا محمد رضا برق مغفور
کے قطعہ در مکان مرزا حسن صاحب چو حوضے ساختند ؛ بہشت
برائے ہر نظارے بیگمان خیر العمل ؛ سال تاریخش بطور تعمیہ گفتم و صفا
لطف ؛ با آب دارد حوض قصر بے بدل ؛ کہ مادہ تاریخ حوض قصر
بے بدل ہے پس اسمین تین کم ہوتے تھے مورخ نے لفظ آب کو کہ
اسکے بھی تین عدد ہوتے تھے اور مناسب مقام بھی تھا داخل مادہ
تاریخ کر دیا تاریخ پوری ہو گئی یعنے ۱۲۵۵ ہو گئے کہ یہی سنین ہجری کو
منقصہ و تتمہ اور بعضون نے اس قسم تاریخ کا نام تعمیہ داخلی بھی رکھا ہے
تعمیہ اور طریقہ مدخلہ اعداد کا جیسے اس تاریخ مین ہوئے گشت وائے
یاد و حرف حزن دل ؛ گشت زین الفاظ پیدا و اصل حق تاریخ اسکا
والہ سال تاریخ تولد گفت عقل ؛ از سر حسرت کہ ہر قدر دوار مادہ تاریخ
تاریخ مین مرزا اسد اللہ خان غالب دہلوی مغفور کی جو حضرت نواب میر
جعفر علیخان مرحوم کی ہے رباعی گردیدہ نہان مہر جہانتاب دریغ ؛ شد
تیرہ جہان بچشم احباب دریغ ؛ این واقعہ از روی ... غالب ؛
تاریخ رقم کرد کہ نواب دریغ ؛ یا اس تاریخ مین کہ ولادت فرزند نواب میر غلام
۱۲۰۸

بابا خان کی ہی قطعہ مصرع یافت فرزندے کہ ماہ چاردہ ؛ بر فراز لوح گردون گردد تمثال دست ؛ فرخی بینی و یابی بہرہ از ناز و طرب ؛ از سر ناز و طرب فرزند فرخ سال وست ؛ اول از صفحہ ۷ و دوم از صفحہ ۳ کتاب اردوے معلی مطبوعہ مولفہ حضرت غالب دہلوی مرحوم مولف ہیچمدان کے نزدیک ناجائز و نادرست اسواسطے ہی کہ بہ اشارہ تدخلہ اعداد کا مادہ تاریخ بعین ٹھہرا بلکہ مقولہ مورخ ٹھہرا کہ مورخ نے یاد و حرف حزن دل یعنی محزون ہوکر اسطرح کہا کہ گذشت زین العابدین واصل بحق یا از سر عجب یعنی خوش ہوکر یون کہا کہ برخوردار باد و یا از روی زاری کہا کہ نواب دریغ یا از سر ناز و طرب کہا کہ فرزند فرخ فافہم اور ایک قسم تاریخ کی اور ہی اگرچہ جداگانہ ہی لیکن قسم تاریخ زائد الاعداد و ناقص الاعداد مین داخل ہی یعنی تعمیہ با تخرجہ و تعمیہ با تدخلہ دونون کو شامل ہی مثال اسکی جیسے یہ تاریخ مشہور نعمت خان عالی کی قطعہ بود آن داشت جا بچار محل ؛ بدرش کرد زان میان تقدیر ؛ او چو بر جاے پدرش بنشست ؛ شاہ اورنگ زیب عالمگیر ؛ مادہ تاریخ لفظ چار محل ہی اسکے ۲۸۳ عدد ہوتے تھے پس اسمین سے مورخ نے بوالحسن کو کہ اسکے ۱۵۷ عدد ہوتے ہین خارج کیا اب رہگئے مادہ تاریخ کے ۱۱۵ عدد ان مین شاہ اورنگ زیب عالمگیر کے عدد کہ ۹۷۲ ہوتے ہین داخل کرکے پیدا تاریخ تعمیہ با تخرجہ و تعمیہ با تدخلہ دونون کو شامل ہو گئی اور سنہ ۱۰۶۸ حاصل ہوئے

پس ہی سے یہ غرض کو مقصود ہے باب بیست و ہشتم تاریخ تام صوری و
ہم معنوی کے بیان مین تاریخ صوری معنوی اُسے کہتے ہین جسکے ظاہر
و باطن دونون تاریخ ہوسکنے پر دلالت کرین یعنی الفاظ بھی مشعر تاریخ پر ہون
اور اعداد حروف بھی بحساب ابجد اُس سال پر دلالت کرین جسمین وہ واقعہ
ہوا ہو مثال اُسکی جیسے یہ تاریخ اُستاد اول مولف جناب میر علی اوسط رشک
مرحوم کی ہے ہر سو بحان خلیقان قائل ؛ بیک الف و وحدت و شصت و چہار
۱۲۶۴ھ
یا جیسے یہ تاریخ شیخ ناسخ مغفور کی کسی کی وفات کی ہے طبع ناسخ
سال تاریخ وفات ؛ گفت بست و ہشتم ماہ رجب وله ایضا
دوشنبه پنجم ذیحجہ واے ؛ وله ایضا حیف روز اول ذیقعدہ بود
۱۲۳۱ ۱۲۴۶
یا جیسے اُستاد دوم مولف مرزا محمد رضا برق مغفور مخاطب بہ فتح الدولہ
بہادر کی یہ دو تاریخین وفات مرزا نصیر الدین حیدر بہادر و محمد علی شاہ
بادشاہان لکھنؤ کی ہے دہ سال و پنج روز حکومت نمودہ شد ؛
۱۲۵۳ھ
دہ روز پنج سال حکومت نمود شہ ؛ اور ایک قسم تاریخ صوری و معنوی
۱۲۵۸
کی یہ ہے کہ جسمین بجاے ذکر سال و ماہ و روز ذکر اسما و صفات و مصادر
وغیرہ کا کیا جاے چنانچہ جناب میر علی اوسط رشک مغفور اپنے والد
ماجد مرحوم کے انتقال کی تاریخ فرماتے ہین این صوری و معنوی نوشتم
تاریخ ؛ سید سلمان واے وفاضل ہے ہو ایضا وله یہ ہوئی انتقال کی تاریخ
۱۲۴۶ھ

نوجوان جمیلہ ۱۲۴۷ بیس سی سالہ ہی ؛ ایضاً ولہ سروش مصرع تاریخ انتقال
نوشت ؛ فقیہ و عابد و زاہد طبیب و فاضل آہ ؛ ایضاً ولہ مرد
از سرطان و ذات الجنب وا ویلاہ و آہ ۱۲۴۳ ؛ ایضاً ولہ مرد نسیح
رہ فقیہ ہے ہی خاتمہ مشتمل ہی چند فائدون پر فائدہ لفظ اللہ
چھیاسٹھ عدد لینا چاہیے اسلیے کہ اس لفظ مین ایک الف اور دو لام
اور ایک ہی مکتوبی ہی موافق اس مصرع مشہور کے ع اللہ بود یک
الف دو لام ؛ اور دوسرا الف جو بعد لام کے تلفظ مین آتا ہی وہ
معتبر نکیا جائیگا کیونکہ تاریخ مین حروف مکتوبی معتبر ہوتے ہین حروف
ملفوظی کا اعتبار نہین کیا جاتا تنبیہ اگر کوئی اعتراض کرے کہ اللہ کا
لام مشدد ہی اور دوسرا لام بسبب تشدید کے پیدا ہوتا ہی یعنی ملفوظی ہی
پس اسکا اعتبار تاریخ مین کیون کیا جاتا ہی اور اسکے عدد کیون لیے گئے
جواب اسکا یہ ہی کہ دوسرا لام باعتبار تلفظ کے اللہ مین نہین لیا جاتا بلکہ
باعتبار کتابت کے لیا جاتا ہی کہ مکتوبی ہی یعنی بعد لام کے جو ایک شوشہ بسلہ رسم
الخط عربی مین لکھدیا جاتا ہی اور رسم الخط فارسی مین اگر غور کیا جاوی تو وہ شوشہ
ہوتا ہی لیکن بسبب تخفیف اسکو دوسرا لام تصور کر لیا ہی گویا اللہ سمجھ لیا ہی اور اگر
معتبر یا اعتراض [illegible] شوشہ [illegible] اصل الف کی علامت ہی [illegible]
[illegible] الف جو بعد لام کے [illegible]

معیار الاشعار مین محقق طوسی علیہ الرحمہ نے بھی لکھا ہی من اراد التحقیق
فلیرجع الیہ پس شنیشہ مذکورہ بجز دوسرے لام کے اور کوئی حرف نہین تصور کیا
جاسکتا کہ حقیقت مین بھی لفظ اللہ مین دو لام ہین یعنے اصل مین یہ لفظ
الالہ ہی پس بقاعدۂ عربی لام اول کو لام ثانی مین بعد حذف الف کے
ادغام کر دیا ہی فائدہ ہوتے کہ رسم خط عربی مین طویل یعنی دراز لکھی جاتی ہی
اثنائے جمع وغیرہ کے جیسے کائنات صفات - ذوات رہبات -
مافات - وغیرہ کے تے اسکے چار سے کٹکے تاریخ مین لیے جائینگے
اور تاے تانیث کی اور تاے مصدری وغیرہ کے پانچ اعداد لینا چاہیے
کیونکہ ایسی تے کو رسم الخط عربی مین مدور یعنے گرد لکھتے ہین بشکل ہا
پس جو ہے کے عدد ہوتے ہین وہی عدد اس تے کے بھی لینا چاہیے
چنانچہ یہی وجہ ہی کہ الف مقصورہ کے بھی جو لفظ اعلیٰ ادنیٰ موسیٰ
عیسیٰ مصطفیٰ مرتضیٰ - وغیرہ کے آخر مین آتا ہی دس عدد لیے جاتے
ہین ایک عدد نہین لیا جاتا اسواسطے کہ رسم الخط عربی مین الف
مقصورہ بشکل یاے تحتانی لکھا جاتا ہی پس مورخین محقق ثقات نے
ایسی تے کے پانچ ہی عدد لیے ہین یعنے اس تے کو ہے قرار دیا
اور محض کتابت کا اعتبار کیا ہی جیسا چاہیے تھا اور مولف [illegible]
[illegible] مغفور نے لکھی کہ [illegible]
[illegible]

تاریخ جو فرمائی ہے سنہ زینب یافتم اے رشک مصرعہ تاریخ ہو ہدایۃ الشعرا
جائے حل مصطلحات ہو تو اسمین تا سے مدورہ لفظ ہدایۃ الشعرا کے پانچ ۱۲۵۷
احاد لیے ہین یا منشی مظفر علی اسیر مرحوم نے جو نواب امداد حسین خان
بہادر مغفور مخاطب بہ امین الدولہ وزیر اعظم امجد علی شاہ بادشاہ لکھنو کے
کسی مرض سے صحت پانے کی تاریخ کہی ہے چنانچہ انکے دیوان فارسی مین
موجود ہے اللّٰھم احفظ من البلیۃ اسمین بھی تا سے بلیۃ پانچ احاد
لیے ہین۔ یا منشی امیر احمد صاحب امیر تخلص مرحوم و مغفور ارشد تلامذہ
اسیر مرحوم نے جو اپنے دیوان کا نام تاریخی مراۃ الغیب رکھا ہے
اسمین بھی تا سے مراۃ کے پانچ ہی عدد لیے ہین یا منشی سید اسمعیل حسین
منیر مرحوم شاگرد رشک مغفور نے جو دیوان سوم اعلیحضرت قدر قدرت
خداوند نعمت نواب محمد کلب علیخان صاحب مرحوم و مغفور
والی ریاست رامپور کا اسم تاریخی درۃ الانتخاب رکھا ہے۔ ۱۲۹۴ھ
اسمین بھی تا سے درۃ کے پانچ ہی عدد لیے ہین۔ یا مؤلف رسالہ ہذا
نے جو اسم تاریخی رسالہ ہذا کے آغاز تالیف کا مادۂ تاریخ رکھا ہے۔
اسمین بھی لفظ مادہ کی تے کے پانچ احاد لیے ہین اور بڑی دلیل تو
اس تے یعنے تا سے مدورہ کے ہے قرار دینے کی مولف پاس یہ ہے
کہ صاحب مقامات نے جو مقامہ بست و ہشتم مین خطبہ جمعہ عالم

بیضے غیر منقوط ہین لکھا ہو آئین اسطرح کی تاریخین بہت سی آگئی ہین۔
کہ وہ سب باقرار و یکجائی ہین۔ چنانچہ اس خطبہ کی عبارت کسیقدر
موافق ضرورت کے اس مختصر مین لکھی جاتی ہی اور وہ یہ ہی قال الحمد
لله الممدوح الاسماء المحمود الآلاء الواسع العطاء المدعو
الحكم اللاواء مالك الامم مصور الرمم ومكرم اهل السماح
والكرم ومهلك عاد وارم ادرك كل سر علمه ووسع كل مصر
حلمه وعم كل عالم طوله وهد كل مارد حوله احمده حمد موحد
مسلم وادعوه دعاء مؤمل مسلم وهو الله لا اله الا هو ا
لواحد الاحد العادل الصمد لا ولد له ولا والد ولا ردء
معه ولا مساعد امر محمد للاسلام ممهدا وللعالم موطدا
ولاولاد آدم مكرما وللدهر الاسود مسودا وصل ا
لارحام وعلم الاحكام ووسم الحلال والحرام ورسم ا
لاحلال والاحرام كرم الله محله وكمل الصلوة والسلام
علیہم اکثر مؤرخین نے چار سطر کے بھی تاسیسے مدروکے تاریخ مین
لیے ہین چنانچہ مولوی فائق مرحوم صاحب کتاب مخزن الفوائد
نے جو تاریخ بنائے مسجد چھوری کے جسکے بانی نواب زین العابدین
خان بہادر مغفور تھے کہی ہی وہ فائق دوگانہ کہ وہ محراب ادا

تاریخ گفت حضر کر قد قامت الصلوٰۃ ؎ تا سے صلوٰۃ کے چار سو
لیے ہین یا اپنی کتاب مخزن الفوائد جو نام تاریخی مخزن الاصول کیا ہے ۱۳۰۴ھ
اسمین بھی تا سے مخزن کے چار سو لیے ہین۔ یا جیسے مولوی عبداللطیف
مرحوم استھوی نے کہ بعنایت الہی بہت بڑے مورخ تھے اپنے
جد وجدہ کی تاریخ وفات فرمائی ہے ؎ گفت امر غداش با اصحاب
اسکن انت وزوجک الجنۃ تا سے جنۃ کے چار سو لیے ہین ۱۲۶۵ھ
یہ امر مولف پچھراں کے نزدیک مخدوش ہے اور پایہ اعتبار سے ساقط
کیونکہ یہ صورت تا سے ہے اور سہو ہونا ایسی تے کا بدلائل قویہ اپنے
اپنے مقام پر ثابت ہو چکا ہو لیس تا سے بدور کے چار سو لینا کیونکر
جائز ہوگا ہان چار سو لینا اسوقت جائز ہو سکتا کہ جب کوئی اس
امر کو بدلائل باطل کر دے کہ کتابت حروف کو تاریخ مین کچھ دخل
نہین اور رسم الخط کا بھی بطلان کرے تو یہ محال ہے کہ بطلان ان
دونون امور کا ہو نہین سکتا اور یہ دلیل پیش کرنا کہ اکثر لوگون نے
ایسی تے کے چار سو لیے ہین اور اسکے نظائر کثیر ہین ماننا اسکا
محض ہے کیونکہ خلاف قاعدہ و قرارداد اہل فن جو امر کسی سے
وقوع مین آئیگا وہ کیونکر سنا جائیگا گو کثرت سے ہو جیسا کہ
قول مولف پچھراں کا موید یہ قول صاحب تذکرہ شعرائے عامرہ میر غلام علی

آزاد بلگرامی مرحوم کا بھی کہ وہ تذکرۂ خزانۂ عامرہ میں ایک مقام پر
لکھتے ہیں کہ تاریخ میرزا قطب الدین مائل حسن ... نقصانی دارد
کہ مورخ آن یعنی محمد عاکف از تا سے چشتہ کہ آزاد را سے عربی بشکل با
می نگارند چہار صد گرفتہ حال آنکہ تاریخ باید گرفت زیرا کہ معتبر نزد اہل
جمل صورت کتابت است نہ تلفظ منقول از تذکرہ خزانۂ عامرہ صفحہ
۲۳۰ مطبوعہ مطبع منشی نولکشور۔ سنا گیا ہی کہ مولوی شیخ
امام بخش صہبائی مرحوم سے طلبائے مدرسۂ مذکورہ کے چار سیکڑے
اور پانچ اماولیے کے جھگڑے میں ایک حکم فرمایا ہی یعنی قول فیصل
لکھا ہی اور وہ یہ ہی کہ تا سے مدورہ موقوفہ کے تو پانچ اماولیے جائیں
اور مدورہ موصولہ کے چار سیکڑے مثلاً بیت الکعبہ کی تے کے تو پانچ
اماولیے جائیں اور کعبۃ اللہ کی تے کے چار سیکڑے مولف
انچیران کہتا ہی کہ واہ واہ سبحان اللہ کیا خوب فیصلہ کیا ہی جسنے
قاعدۂ تاریخ ہی کو برہم کر دیا یعنے صورت کتابت کو کچھ دخل ہی
تاریخ میں نہ رہا محض تلفظ پر کہ جسکا اعتبار مطلق تاریخ میں نہیں ہی۔
دار و مدار رکھا گیا۔ یعنے بیت الکعبۃ میں جو در حالت وقف ہی
ملفوظ ہوتی ہی اسکے پانچ سے لیے جائیں اور کعبۃ اللہ میں در حالت وصل
ہونے ملفوظ ہوتی ہی اسکے چار سو اس فیصلہ کو آنکے معتقدین ہی ای

تسلیم فرمائیں تو فرمائیں دوسرا کیونکر مان سکے کہ قاعدہ تاریخ ہی مشابہا
ہی فقط فائدہ الف وصل کا عبارت فارسی میں جہاں لکھا جائیگا
تاریخ میں اُسکا ایک عدد لیا جائیگا اور جہاں باعتبار محذوف
ہونے کے کتابت میں نہ آئیگا کوئی عدد اُسکا نہ لیا جائیگا مثلاً بہت
کے الف کا بضرورت اعداد لکھنا اور بے ضرورت نہ لکھنا دونوں طرح
جائز ہے فائدہ الف مقصورہ جو آخر الفاظ عربیہ میں آتا ہے جیسے عیسےٰ
موسےٰ مثنےٰ مصطفےٰ مرتضےٰ وغیرہ میں اسکے تاریخ میں دس عدد لیے
جائینگے کہ کتابت اسکی بصورت یاے تحتانی مقرر کی گئی ہے چنانچہ
رشک مغفور نے مرزا فضل علی ذاکر سید الشہدا کے انتقال کی
تاریخ میں لفظ مصطفےٰ کے الف مقصورہ کے دس عدد لیے ہیں ع
ذاکر سبط مصطفےٰ ہی ہے ؛ فائدہ الف ممدودہ کا جو اول الفاظ میں
آتا ہے تاریخ میں ایک عدد لیا جائیگا اسلیے کہ کتابت اسکی ایک
الف کے ساتھ ہے مثلاً لفظ آجاو کے ۱۳ اور لفظ آزاد کے ۱۳ عدد
لیے جائینگے فائدہ ہاے مختفیہ جو الفاظ فارسی میں آتی ہے مانند ہاے
بیان حرکت وغیرہ کے جہاں کتابت میں اسکے پانچ عدد لیے جائینگے
اور جہاں نہ لکھے جائینگے کوئی عدد نہ لیا جائیگا مثلاً کاف بیانیہ یعنی
لفظ کہ جب علیحدہ لکھا جائیگا یعنے دوسرے لفظ سے نہ ملیگا تو پچیس

اُسکے لیے جائینگے کاف کے بیس ہا کے پانچ جیسے شیخ ناسخ مغفور کی
اِس تاریخ مین سے ہ اشمس کی موت سے گھٹا ؛ اور جب کسی اور
لفظ سے لیا جائیگا یعنی لفظاً کیونکہ اسمین فقط کاف کے بیس عدد لیے جائینگے
اور ہا کے پانچ عدد نہ لیے جائینگے فائدہ ہمزہ جو خط ہی سے عبارت
ہی اُسکا کوئی عدد تاریخ مین نہین لیا جاتا اسلیے کہ یہ کوئی حروف تہجی مین
نہین ہی تنبیہ کسی نے انشاے مادھو رام کی تالیف کی تاریخ جو کہی ہی
سے ہاتف نے گفت سال تاریخش ؛ کہ زہے منشأت مادھو رام ؛ اسمین
لفظ منشأت کے ہمزہ کا بھی ایک عدد لے لیا ہی یا کسی نے اس تاریخ
مین کہ نواب ضیاء الدین احمد صاحب مرحوم رئیس دہلی کی تاریخ ہی
رباعی دردا کہ ضیاء الدین احمد بربست ؛ رخت سفر از جہان کہ
جاے سفر است ؛ از طاق و ز ایوان و ز بزم و جلسا ؛ بگسست بہ رحمت
الٰہی پیوست ؛ ضیاء الدین احمد کے ہمزہ کا بھی ایک عدد لے لیا ہی
یعنے مادہ تاریخ ضیاء الدین احمد ہی پس بشرطیکہ اس فقرہ کے
ہمزۂ اضافت کا بھی ایک عدد لے لیا جاے تو ۳۰۳۹ ہوتے ہین
پس ان اعداد مین سے لفظ طاق و ایوان و بزم و جلسا کے عدد کہ
۳۰۲۱ ہوتے تھے پہلے مورخ نے نکال ڈالے تو ۴۰۸ باقی رہے
بعد اسکے تاریخ کو پورا کرنے کے لیے رحمت الٰہی کے عدد کہ ۴۰۹۳

ہوتے ہیں یا انمین داخل کردیتے ہیں تو ۱۲۳۴ ہجری ہوگئے اور یہی سنین
مورخ کو مقصود تھے اور یہ تاریخ مورخ نے صنعت تعمیہ باتخرجہ و تعمیہ
بانرفلہ دونون مین کہی ہے پس مولف ہیچمدان کے نزدیک ہمزے کا
ایک عدد لینا کسیطرح صحیح نہ ہوگا غلط بلکہ اغلط ہے کہ مورخین ثقات
نے کبھی ہمزہ کا کوئی عدد تاریخ مین نہین لیا فائدہ وہ یاے معروفہ
جسپر ہمزہ یعنے خط منحنی لکھدیتے ہین عربی کے ہو خواہ فارسی کے خواہ
ہندی کے اُسکے بیس عدد لیے جائینگے اسلیے کہ جب کسرہ ماقبل اُسکا
اشباع پائیگا وہ دوسری یا ہو جائیگا اور کتابت بھی اُس یا کی دو
یاؤن سے چاہیے ہے جیسے لفظ مائی - ہوائی - خدائی - رہائی - آئی -
پائی - بنائی - دکھائی - گئی - کئی - نئی - ہوئی - وغیرہ کے یاے
معروف کے بیس عدد لیے جائینگے چنانچہ شیخ ناسخ مرحوم نے کسی کی
شادی کدخدائی کی تاریخ فرمائی ہے اور اسمین لفظ کدخدائی کی یاے
معروفہ کے بیس عدد لیے ہین سے رقم سال کردم بدست خدائی ۰
ہمایون مسعود شد کدخدائی ۰ یا منشی مظفر علی اسیر مرحوم نے نواب
۱۲۶۵ھ
یوسف علیخان بہادر مرحوم مغفور والی ریاست رامپور کے غسل صحت
کی تاریخ مین لفظ کیے اور یاے کے یاے معروفہ کے بیس عدد لیے ہین
۱۲۷۸ھ دعاے خلق دوا ہو گئی شفا پائی ۰ یا مولف نواب مرزا خان

داغ دہلوی کے جلے دیوان اول کی تاریخ میں لفظ آئے کے بیس عدد
لیے ہیں ــه بو دیگر از داغ آئی آج ؛ اور یاے مجہول کے عدد خواہ
اسپر ہمزہ لکھا جاے خواہ نہ لکھا جاے دس عدد لیے جائینگے جیسے لفظ
جاے - خدائی - صفائی - آئی - پائی - الٰہی - کے یاے مجہول کے عدد
دس لیے جائینگے - خواہ یہ سب الفاظ بروزن فاع وفعول پڑھے
جائیں خواہ بروزن فعلن وفعولن آئیں اور کتابت بھی اس یا کی
ایک یا سے چاہیے ہے اور لفظ کیجیے - دیجیے - اور دیے - جیسے اور
لیے کیے - گئے - نئے کی یاے مجہول کے بیس عدد لیے جائینگے
اسواسطے کہ یہ بولی بھی مکرر جاتی ہے اور کتابت میں بھی مکرر آتی ہے
فائدہ حروف مقطعات کے اعداد باعتبار انکے زبر کے لیے جائینگے
یعنی جسطرح لکھنے میں آتے ہیں مثلاً حمعسق کی ح کے ۸ م کے
۴۰ ع کے ۷۰ س کے ۶۰ ق کے سو لیے جائینگے - بینات
ان حروف کی تاریخ میں نہ محسوب ہونگے ہاں اگر بینات کے
اعداد بھی شمار کرنا چاہیگا تو اسوقت وہ بھی محسوب کیے
جائینگے فائدہ لفظ رئیس وسئیس وائیں وغیرہ کی یا کے بیس عدد
لیے جائینگے کہ یہ یا حقیقتاً بھی مکرر ہے اور کتابتاً بھی چنانچہ اس تاریخ
میں جناب صاحب [illegible] واسطہ رنگ [illegible] لفظ رئیس میں دو یا ہیں

لی ہین سے ہ الف بگفت مصرع تاریخ جانشین ؏ بودہ رئیس سپہ
و سپہر دارا افسران ؏ یا جیسے مؤلف نے خلعت مسند نشینی ولیعہدی
سنہ ۱۲۸۴ھ
نواب محمد کلب علی خانصاحب بہادر مرحوم کی ملکہ انگلستان کی
طرف سے انکے جشن کی جو تاریخ کہی ہے اسمین لفظ آئین کی دو
یائین لی ہین سے ہ کہکے یہ تاریخ بہر پیشکش لا یا جلال ؏
آج رشک جشن جم بزم طرب آئین ہوئی ؏ اور یہان لفظ ہوئی مین
۱۲۸۴ھ
بھی مولف نے دو یائین لی ہین کہ یہ وہی یا سے معروف ہے جیسے ہمزہ
لکھدیتے ہین - یا اپنی اس تاریخ مین آئینہ معشوق سخن کہ دیوان
حضرت موحد رامپوری شاگرد مومن خان دہلوی کی ترتیب کی ہے
لفظ آئینہ مین دو یائین لی ہین فائدہ لفظ نبین و صبین وغیرہ مین
ایک یا کے عدد تاریخ مین لیے جائینگے کہ ان الفاظ کے رسم الخط
مین مکتوبی ایک ہی یا ہوتی ہے چنانچہ خاتم النبین کے ۱۱۸۴ -
اور سید الوصیین کے ۲۶۱ عدد تاریخ مین لینا چاہیے فائدہ ؏
تاریخ کی موزونیت کے لیے جو مورخ زیادہ مادہ تاریخ سے کچھ الفاظ
لے آتا ہے مانند کاف بیانیہ و گفت و گفتا و نوشت - و نوشتہ
و بگو و بخوان وغیرہ کے یا ہندی مین - مانند کہہ - اور پڑھ - اور
بولا - اور کہا - اور لکھا - وغیرہ کے یا مثل فلک - ملک - یا الف

سروش قول - طبع - عقل - خرد - تخلص - مورخ وغیرہ کے پس
انکے عدد مادہ تاریخ مین محسوب ہونگے چنانچہ ان تاریخون مین
شیخ ناسخ مرحوم کے صرف اسی قبیل کے الفاظ موزون مصرع
تاریخ کے واسطے آگئے ہین اور مادہ تاریخ مین آنکے اعداد محسوب
نہ ہونگے ؎ دلا سال تاریخ جشنش بگو ٭ کہ این کتخدائی ہمایون بود
۱۲۳۱ھ
ولہ ؎ سال تاریخ پئے رحلت شاہ عالم ٭ گفت دل زیب زمین
بادشہ کشور ہند ؎ سال تاریخ عروسی ناسخ ٭ کہ خدا شد
۱۲۳۱ھ
مرزا بہوشت ٭ ؎ پئے سال ہمایون جلوسش ٭ بگو ناسخ
۱۲۳۴ھ
کہ ظل اللہ گردید ؎ پئے سال ولادت طبع ناسخ ٭ بگفتا کوکب
۱۲۴۴ھ
برج شرافت ٭ ؎ تاریخ اس ضریح کی مطلوب جب ہوئی
۱۲۴۳ھ
بولے ملک ضریح مقبول امام ہے ٭ فائدہ یہ جو مشہور ہے کہ واقعہ
۱۲۵۴
شادی کی تاریخ مین ایک عدد کا بڑھا دینا اور واقعہ غم کی تاریخ
مین ایک عدد کا کم کر دینا جائز ہے محض غلط مشہور ہے جن صاحبون
نے یہ مشہور کیا ہے انکو سند اسکی مورخین ثقات کی تاریخون سے
دینا چاہیے فائدہ دو سنین متعارف کہ جنمین تاریخ کہی جاتی ہے
یہ ہین - اول سنہ ہجری اور وہ زمانہ ہجرت جناب رسالتمآب
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یعنے مکہ معظمہ زادہ اللہ شرفاً سے

حضرت کا ہجرت فرمانا اور مدینہ منورہ تشریف لانا اور یہ سن
مجوزہ خلیفہ ثانی کے ہیں اور اب تیرہ سو دو ہیں ۱۳۰۲ ہیں۔
۲ سنہ فصلی کہ وہ سنہ ہجری سے نو ۹ سال کے فاصلہ کے
بعد تجویز کیے گئے ہیں اور زمانہ اکبر سے تجویز ہوئے ہیں اور وہ
اب بارہ سو تیرانوے ۱۲۹۳ ہیں۔
۳ سنہ مہدوی ہیں اور زمانہ غیبت امام مہدی آخر الزمان
علیہ السلام سے لیے جاتے ہیں اور بعضوں نے زمانہ ولادت
باسعادت بھی لیا ہے اور وہ اب دس سو چھیالیس ۱۰۴۶ ہیں
۴ سنہ عیسوی ہیں اور انھیں کو مسیحی بھی کہتے ہیں اور
وہ زمانہ غیبت حضرت عیسے سے مراد ہیں اور اب اٹھارہ سو
پچاسی ۱۸۸۵ ہیں۔
۵ سنہ موسوی اور وہ بحساب کتب تواریخ زمانہ غرق
فرعون سے لیے جاتے ہیں او زمانہ حضرت عیسے وہی مروج
رہے اور اب دو ہزار ایک سو اکتالیس ۲۱۴۱ ہیں۔
۶ سنہ جلوس بکرماجیت ہیں کہ وہ اب ایک ہزار نو سو
بیالیس ۱۹۴۲ ہیں فقط۔

تقریظ مع قطعات تاریخ طبع رسالہ ہذا

از نتائج افکار گہربار شاعر شیوا زبان فصیح بیان جناب سید علی عبدالقادر شمس القادری عرف شاہ مرشد علی صاحب الحنفی البغدادی اصلاً والمیدنی پوری مولداً المتخلص بہ عاصی و جمال سلمہ اللہ المتعال ولد سید سندی مرشد ارشدی غوث ازلی محبوب باری حضرت سید شاہ مہر علی القادری البغدادی الحسنی الحسینی شاگرد مؤلف رسالہ ہذا

چھپا ہی نسخہ اکسیر البیا جو خزینہ ہی — بلاغت کا فصاحت کا ملاحت کا متانت کا
صراط منزل تحقیق سطرین ہین حقیقت مین — ہر اک مین السطور اسمین ہی جادہ اہل طریقت کا
تجلی روشنائی شاخ نخل طور ہی خامہ — کلیم اللہ ہی مضمون ہر اک جلوہ لطافت کا
جوہر طبع پاک کا الفاظ زیبا ہین — دکھاتے ہین معانی جلوہ اعجاز و کرامت کا
جو اسکی لوح مین لوح جبین کی شان پیدا ہی — قلم عالم دکھاتا ہی قلم کے دست قدرت کا
جو نقطے ہین وہ ہین گرداب سطرین ہین چین جبین یا — جو صفحہ اس صحیفہ کا ہی دریا ہی فصاحت کا
جو سطرین ہین رخ خوبان جداول جا ابرو ہین — مرقع نامہ نامی بھی ہی یوسف کی صورت کا

خواہش کنز لک انکا منکر سے بری ہی یہ — مثابیسے کسی کے کب لکھا اٹھا ہی شہرت کا
جلال ان شنوای شاعران ہیکے مصدق ہین — کہا ہی مرتبہ تحقیق مین جنکو امامت کا
کیا ہی فن مین عالم حق نے اُسکا مل ہنر انکو — عروض و قافیہ تاریخگوئی و طبابت کا
ترش رہو نگے جگر رشک کی تلخی کو جا سے — بہت کچھ شور ہی شیرین بیانی کی حکایت کا
خدا نے اس کریم النفس کو جامع بنایا ہی — شرافت کا نجابت کا سیادت کا کرامت کا
کیا خلاق نے گویا مجسم خُلق مین اُسکو — مروت کا فتوت کا عطوفت کا عنایت کا
دم فکر سخن طبع کلک طبع عاصی کو — جو تھا سودا سوا و سال ہجری کی کتابت کا
پکارا ہاتف غیبی کہ سال طبع تم اسکے — لکھو یہ چھپ گیا ہی کارنامہ ہم شناعت کا

سنہ ۱۳۰۳ ہجری

ایضا

طبع این نامہ شد بخوبی و حسن — مژدہ باد ابجملہ اہل کمال
ز ورقتم سال طبع عمدہ جمال — چہ قواعد نوشت طرفہ جلال

سنہ ۱۳۰۳ ہجری

ایضا

شد ندا ز چند و چند او بستادم — قواعد در فن تاریخ مجموع
سخن طبع عاصی انچنین گفت — چہ دستور العمل شد پاک مطبوع

سنہ ۱۳۰۳ ہجری

ایضاً

جلال نے جو یہ رسالہ ایسا لکھا ہے
کہ جس سے مادۂ تاریخ کا لینا حاصل ہو

قواعد عجیب ہیں تاریخ گوئی کے سب اس میں
نہ لکھا تھا کسی نے یوں شرح و بسط اس شان کی

نتیجہ نسخہ اکسیر ہے تحقیق کی سن کا
طلا و سیم کی کیا اصل تھی آگے اہل شوق

دم تحریر یوں مطلع ہوئی طبع رسا مجھ کو
سجا ہے مادۂ تاریخ کا تاریخ یہ کہدو

۱۳۰۲ھ

ایضاً

حضرت ضامن علی کے نسخہ مطبوع کا
چھپ کے ظاہر ہونے کا ہے چار سو چرچا آج

جب سوئی تاریخ عمدہ یا تو آئی یہ جلال
طرفہ قانون ہیں یہی تاریخ گوئی کا ہے تاج

۱۳۰۵ھ

از نتائج افکار سخنوری شناس سید ذاکر حسین صاحب یاس شاگرد مولف رسالۂ ہذا

نسخہ ہمیشل استادم نوشت
لفظ لفظش شاہد علم و کمال

سال طبعش یاس در منقوط گفت
فن تاریخ این رقم کردہ جلال

۱۳۰۲ھ

از نتائج افکار گہربار شاعر بلاغت انتمای جناب منشی دھنپت رای صاحب محقق لکھنوی مختار سرکار فیض آثار نواب وحید الدولہ عضد الملک مرزا محمد حسین خان بہادر

خوش طبع شد رسالۂ ضامن علی جلال
کو شاعریست شہرت خاقانی و حزین

گفتم محقق از پئے توضیح سال طبع
مطلوب سود مند و مفید مورخین

۱۳۰۱ھ

ایک طبیب نہایت لائق و فائق سند یافتہ اطبای لکھنؤ سے

جنکا نام نامی و اسم گرامی جناب حکیم مرزا عابد حسین
صاحب ابن جناب مرزا محمد عسکری صاحب ہے
یہ فن طب مین ید طولا رکھتے ہین نہایت درجہ
ذکی و طباع ہین حکیم مطلق نے دست شفا
ایسی عطا فرمائی ہے کہ ہر روز ہر قسم کے مریض آتے ہین
اور بہت جلد شفا باذن تعالیٰ پاتے ہین اللہ ہو -
ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء چونکہ ایک
مدت سے اس حقیر کو خدمت فیض درجت جناب
موصوف مین نیاز حاصل ہے لہذا بکوشش بلیغ
چند ادویات مجربات کے شائع کرنیکی اجازت
حاصل کرکے مشتہر کرتا ہون

(۱) حب طاعون جو بیماری کے ایام مین استعمال ہوتی ہین مفت -
(۲) روغن طاعون جو گلٹی پر لگایا جاتا ہے مفت
(۳) حب آتشک قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ عہ/
(۴) سفوف جریان نہایت مجرب فی ڈبیہ ۶/
(۵) معجون مسکہ مقوی باہ فی تولہ ۸/
(۶) حب مسک اعلی درجہ کا مجرب فی گولی عہ/
(۷) طلا - دافع سستی یوسل لعلاج بلا آبلہ عہ/
(۸) منجن دندان - نہایت نافع فی تولہ ۲/
(۹) سرمہ - دافع شب کوری و ضعف بصر فی تولہ ۴/
(۱۰) ماء اللحم انگوری دوآتشہ -
جو بڈھے کو جوان نامرد کو مرد - مرد کو جوانمرد بناتا ہے
اعلی درجہ کے مقویات سے تیار کیا جاتا ہے قیمت
فی بوتل نمبر اول ۵/ نمبر ۲ ۱۲/ نمبر ۳ - ۶/

کتاب مجالس مفجعہ

یہ وہ کتاب ہے جسکا مثل کتب مقاتل مین مفقود ہے
اور جسکے دیکھنے کی چشم عالم مدتون سے مشتاق
تھی یہ وہ بیلہ بہا ہے جسنے تمام اصناف مسائل ابکا و ابکا کو
اور کتابون سے لا پرواہ کردیا مولفہ جناب مولانا
السید حسین صاحب قبلہ المعروف بجناب میر انتصا صاحب قبلہ
قیمت ہر دو حصہ صرف ۶/
جملہ فرمائشین و رجوع سن بنام مشتہر روانہ فرمایا جاوے

المشتہر
سید عباس حسین منیجر [illegible] پریس انجمن اتحاد [illegible] محلہ [illegible] لکھنؤ

مطبع اتحادیہ

رکھا ہی جسمین آپکو یہ اختیار حاصل ہی کہ آپ اپنے اشتہار
اتحادی پریس کو اسم با مسمیٰ ہونیکا بھی یون موقع
دینگے کہ جب آپکو کسی چیز کے چھپوانیکا اتفاق ہو آپ بلا تامل بیجے
اتحادی پریس مین روانہ فرمادین یہ مطبع انشاء اللہ آپکی خدمت بہت
حسن خوبی و کفایت کیساتھ بجا لائیگا۔

ہمنے جناب **حکیم جلال** صاحب کی جن جن تالیفات و تصنیفات کے
چھاپنے کا ارادہ کیا ہی وہ یہ ہین۔

گلشن فیض۔ لغت کی کتاب ہی جسکی خوبیان دیکھنے سے ظاہر ہونگی۔
پچاس جزو پر یہ رسالہ ختم ہی۔ قیمت سے ر

سرمایہ زبان اردو۔ یہ بھی با محاورہ اردو زبان کا ایک لغت ہی
جو طبع ہو کر ہاتھون ہاتھ فروخت ہوگیا پہلے یہ رسالہ ان حضرات کی خدمت
مین روانہ ہوتا تھا جنکی فرمائشین آچکی ہین اجکل ان حضرات کو جواب فرمادین
بھیجکر رجسٹر مین اپنا نام نامی درج کرائینگے۔ قیمت عار

شاہد شوخ طبع جناب موصوف پہلا دیوان ۔ قیمت عہ ر

گوشمہ کلام سخن جناب ممدوح کا دوسرا دیوان ہی قیمت ۱۲ ر

مضمون ہائی دلکش ۔ یہ تیسرا دیوان ہی جو انشاء اللہ طبع ہوگا

منظم نگارین۔ دیوان چہارم ہی جسکی کچھ جلدین ابھی ہنوز باقی ہین اور
آپ دفتر اتحادی پریس سے طلب فرماسکتے ہین قیمت ایک روپیہ

منتخب القواعد۔ الفاظ ہندی الاصل کی تحقیق مین وہ الفاظ

اردو میں مستعمل ہیں۔ یہ رسالہ بھی آپ دفتر سے منگا سکتے ہیں قیمت ۴ر

دستور الفصحا۔ الفاظ متروک الاستعمال کے بیان میں اور چند الفاظ غلط کی تحقیق میں جو حکیم سید محمد مہدی صاحب کمال کی تصنیف ہے دفتر سے مل سکتا ہے ۴ر۔ مجلد و قیمت آٹھ آنہ ۸ر

تذکار آمد شعرا معروف بہ مفید الشعرا۔ یہ رسالہ زیر طبع ہے۔ اس میں بحث تذکیر ہے۔ شعراے اردو زبان کے محقق اساتذہ کی زبان پر جو الفاظ اپنے اپنے موقع پر فصیح اور بلیغ تحقیق ہوئے ہیں خواہ مذکر ہوں یا مونث ان کا استعمال۔ یہ کتاب ایسی ضروری ہے کہ ہر اردو بولنے والے کو لازم ہے کہ وہ اس کتاب کو منگا کر اپنے پاس رکھے تاکہ معلوم ہو کہ کون لفظ اور کس موقع پر شعرا اردو زبان نے مذکر استعمال فرمایا ہے اور کس لفظ کو تانیث کے ساتھ اور کون وہ لفظ ہے جو تذکیر و تانیث دونوں طرح [illegible] مشتاقین ابھی اپنی درخواستیں روانہ فرمائیں۔

کنز القوانین موسوم بہ تاریخی ضابطہ متین از تصنیفات [illegible] معاون عدالت [illegible] جناب مرزا محمد عسکری صاحب دام فیضہم عدالتی کارگزاروں میں سے کوئی امر ایسا نہیں جو اس کتاب میں چھوٹ گیا ہو [illegible] اور [illegible] سیکھیں۔ [illegible] اردو عرائض نویسوں [illegible] کتاب ہے ضرور منگائیے قیمت فی جلد آٹھ آنہ [illegible]

DUE DATE